بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۵ شعبان ۱۳۹۱ھ ۶ اخاء ۱۳۵۰ہش ۶ اکتوبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۵ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔
احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی پشاور کینٹ سے اپنے تازہ مکتوب گرامی میں تحریر فرماتی ہیں:۔

"کئی دن سے میری طبیعت خراب ہے۔ پہلے ڈائریا ہوا۔۔۔ اتنک حرارت رہی اور سر درد متواتر تین چار روز رہی۔ پھر اب شدید درد ڈبلیسک (ریڑھ) کی ہڈی میں اور اسکے ساتھ ٹانگوں میں درد شروع ہے جس کی بہت تکلیف ہے۔ نہ لیٹے آرام نہ بیٹھے۔ مشکل سے لکھ رہی ہوں"۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

کل ۴ اخاء کو مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب بذریعہ چناب ایکسپریس بیرونی ممالک میں اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے روانہ ہوئے۔ سٹیشن پر متعدد بزرگان سلسلہ و احباب جماعت نے آپکو الوداع کہا۔ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے ٹرین کی روانگی سے قبل اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور جس مقصد کے لئے وہ تشریف لے گئے ہیں۔ اس میں غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

میری والدہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ عرصہ سے ہڈیوں کی کمزوری کے باعث بہت بیمار ہیں۔ آجکل حالت زیادہ خراب ہے۔ تمام احمدی بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (طاہر تسنیم لائلپور)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیوی مال و دولت کی محبّت انسان اور خدا کے درمیان ایک حجاب پیدا کر دیتی ہے

اگر دنیوی چیزوں سے محض خدا کی خاطر تعلق ہو تو پھر ایک روشنی اور نور عطا کیا جاتا ہے

"میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبّت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اُس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جائے۔ مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے کہ اُن سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ اُن سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس طرح پر نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَۃِ منقولی رنگ میں نہیں بلکہ معقولی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی ہے اور ایک جلے ہوئے کوئلے سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے۔ یہ وہی غیر اللہ کی محبّت ہے"۔

"دو چیزوں کے باہم ملنے اور رگڑ سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کی محبّت اور دنیائی چیزوں کی محبّت کی رگڑ سے الٰہی محبّت جل جاتی ہے۔ اور دل تاریک ہو کر خدا سے دور ہو جاتا اور ہر قسم کی بیقراری کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن جب دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر تعلق ہو۔ اور اُن کی محبّت خدا کی محبّت میں ہو کر ہو۔ اُس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبّت جل جاتی ہے۔ اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے۔ پھر خدا کی رضا اُس کی رضا اور اُس کی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں پہنچ کر خدا کی محبّت اُس کے لئے بمنزلہ جان ہوتی ہے اور جس طرح زندگی کے واسطے لوازم زندگی ہیں۔ اُس کی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اُس کی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر دنیاداروں کے نزدیک اگر اُسے کوئی رنج اور کرب پہنچے تو پہنچے۔ لیکن اصل یہی بات ہے کہ اس ہمّ و غم میں بھی وہ اطمینان اور سکینت سے الٰہی لذّت لیتا ہے جو کسی دنیادار کی نظر کے بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

پہلا سال گذر چکا ——— دوسرا شروع ہے

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی عظیم تحریک کا پہلا سال ۳۰ احسان ۱۳۵۰ ہش (جون ۱۹۷۱ء) کو ختم ہو چکا ہے اور دوسرا سال شروع ہے۔ میں عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جائزہ لیں کہ
الف۔ ہر وعدہ کنندہ "فوری ادائیگی" (جسکی میعاد سال گذشتہ ۳۰ نبوت ۱۳۴۹ ہش (نومبر ۱۹۷۰ء) کو ختم ہوتی تھی) کر چکے ہیں۔
ب۔ "فوری ادائیگی" کے بعد بقایا کا ۱/۳ ادا کر چکے ہیں۔ (حضور نے اس بقایا کو تین سال پر پھیلا کر سہولت سے ادا کرنے کی اجازت دی تھی۔)
اگر جواب میں نفی ہو تو بقایا داروں سے بلا تاخیر رقوم وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیجئے۔ جزاکم اللہ۔

سکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۶؍اخاء ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمہ گیر تربیت کا انمول موقع

مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع ۸، ۹، ۱۰؍اخاء ۱۳۵۰ہش مطابق ۸، ۹، ۱۰؍اکتوبر ۱۹۷۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ کی مقدس سرزمین میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع گزشتہ ۲۹ انتیس سال سے منعقد ہوتا چلا آرہا ہے۔ اس میں سال بسال شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے والے خدام تجربہ کی بناء پر جانتے ہیں کہ اُن کا یہ اجتماع اپنی نوعیت اور ارفع و اعلیٰ مقاصد کے اعتبار سے ایک لاثانی اجتماع ہے۔ یہ احمدی نوجوانوں کو (جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی نہایت اہم ذمہ داری عائد کی گئی ہے) روحانی، دینی، علمی، جسمانی اور تنظیمی الغرض ہمہ گیر تربیت کا ایک انمول موقع فراہم کرتا ہے اور اس طرح ان کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرکے اُن کے اندر اپنی عظیم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی اہلیت پیدا کرتا ہے۔

جہاں تک روحانی، دینی اور علمی تربیت کا تعلق ہے خدام کو اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز، روح پرور اور ولولہ انگیز افتتاحی اور اختتامی خطابات سے، جو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے منکشف ہونے والے علوم و معارف اور حقائق و دقائق کا بیش بہا خزینہ ہوتے ہیں، فیضیاب ہونے اور حضور کی خداداد قوتِ قدسیہ اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے حسبِ استعداد بہرہ ور ہونے کی سعادت میسر آتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق پیدا ہو کر انہیں جذبۂ خدمتِ دین کے نئے جوش، نئے ولولوں اور نئی امنگوں سے ہمکنار کرتا ہے۔ تلقینِ عمل کے پروگرام کے تحت اہم علمی، دینی اور تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر اس پر مستزاد ہوتی ہیں ـــــ پھر انہیں پنجگانہ باجماعت نمازوں کے علاوہ خاص التزام کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کی غیر معمولی توفیق ملتی ہے۔ اسی پر بس نہیں قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پُر معارف درس ان کے لئے ازدیاد ایمان اور ازدیاد علم و عرفان کا موجب ہوتے ہیں۔ نیز مختلف علمی مقابلہ جات کے نتیجہ میں انکے اندر رُوح مسابقت ترقی پذیر ہو کر انہیں سابق بالخیرات بنانے کا باعث بنتی ہے۔ اس طرح فکر و تدبر، مشاہدہ و معائنہ تقریر و تحریر اور تفقہ فی الدین کی صلاحیتیں اُجاگر ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔ نتیجۃً ان میں یہ اہلیت پیدا ہوتی ہے کہ وہ آگے چل کر خدمتِ دین کا فریضہ بے نفسی اور للّٰہیت کے رنگ میں خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔

اجتماع اور اس کا سارا انتظام نیز اس میں شریک ہو کر ایک خاص نظم و ضبط کے ماتحت تین دن اور راتیں بسر کرنے کا انصرام بجائے خود تنظیمی صلاحیتوں کو اُبھارنے اور جلاء دینے کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مجلس شوریٰ کا انعقاد تنظیمی صلاحیتوں کی نشوونما اور فروغ و ارتقاء میں کچھ کم اہم کردار ادا نہیں کرتا۔ پھر ورزشی مقابلہ جات جسمانی تربیت اور قوت و توانائی کا باعث ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ الغرض جس جہت سے بھی دیکھا جائے اور جس نقطۂ نگاہ سے بھی جائزہ لیا جائے خدام کے اس اجتماع کی بے انداز اہمیت و افادیت، اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر و باہر ہیں۔

سچ یہ ہے کہ ایسے سراپا برکت اجتماع میں نہ صرف یہ کہ ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے بلکہ اگر دیکھا جائے تو ہر خادم کا یہ فرض ہے کہ وہ سب کام کاج چھوڑ کر اور کسی بھی دنیوی مصروفیت کو خاطر میں نہ لا کر موانع قویّہ کے سوا اس اجتماع میں ضرور بالضرور شریک ہو اور اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہو کر اپنے اندر خدمتِ اسلام اور خدمتِ نوعِ انسان کی اہلیت پیدا کرنے اور اسے حسبِ استعداد اوجِ کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ بالخصوص اس زمانہ میں جبکہ احمدی نوجوانوں اور احمدی اطفال کی ذمہ داریوں میں بوجوہ بے انتہا اضافہ ہو چکا ہے اور خدائی فیصلہ کے بموجب ان کے کندھوں پر بہت عظیم بوجھ ڈالا جا چکا ہے، اس امر کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ کوئی خادم یا طفل موانع قویّہ معدوم ہونے اور استطاعت رکھنے کے باوجود محض سستی، غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے ہمہ نوع اور ہمہ گیر تربیت کے اس انمول موقع سے فائدہ نہ اُٹھائے اور اسے ضائع کرنے والا شمار ہو۔

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر احبابِ جماعت پر بار بار یہ واضح فرما چکے ہیں کہ موعودہ غلبۂ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے آئندہ پچیس تیس سال نہایت اہم ہیں۔ کیونکہ اس عرصہ میں عظیم تغیرات رونما ہونے مقدر ہیں جن کے نتیجہ میں اسلام کو عظیم فتوحات حاصل ہونگی اور وہ دنیا کے بعض علاقوں اور خطوں میں غالب آجائیگا۔ اسی ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے بڑے شدّ و مدّ کے ساتھ جماعت کو اس طرف بھی متوجہ فرمایا ہے کہ احمدیت کی موجودہ نوجوان نسل اور اس سے اگلی نسل پر جسے لئے غلبۂ اسلام کے ضمن میں عظیم فتوحات دیکھنی مقدر ہیں بہت بھاری اور عظیم ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں۔ یہ دونوں نسلیں ان ذمہ داریوں سے اُس وقت تک عہدہ برآ نہیں ہو سکیں گی جبتک کہ انکی خاطر خواہ تربیت کا آج ہی سے فکر نہ کیا جائے۔ ان حالات میں جبکہ احمدی نوجوانوں اور اطفال پر آگے چل کر اور بھی زیادہ اہم ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اور انہیں ادا کرنے کے نتیجہ میں ان کے لئے اسلام کو ملنے والی عظیم فتوحات کا دیکھنا مقدر ہے کسی بھی احمدی نوجوان یا طفل کو اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے، قائدانہ صلاحیتوں سے ہمکنار ہونے نیز روحانی، دینی علمی اور جسمانی تربیت کے لحاظ سے کمال حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھنی چاہیئے اور کسی بھی ایسے موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے جو اس مقصد کے حصول میں ممد ثابت ہو سکتا ہو۔ اور بلا شبہ اس مقصد کے حصول کا ایک انمول موقع ان کا سالانہ اجتماع بھی ہے جس کے شروع ہونے میں صرف دو دن رہ گئے ہیں۔ ان کا اوّلین فرض ہے کہ وہ اپنی عظیم تر ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے ہمہ گیر تربیت کے اس انمول موقع سے فائدہ اٹھانے کیلئے اس طرح دیوانہ وار دوڑے چلے آئیں جس طرح کمال والہانہ انداز میں شمع پر پروانے آتے ہیں۔ اجتماع کے موقع پر حاصل ہونے والی روحانی دینی علمی اور جسمانی تربیت کے نتیجہ میں انکی صلاحیتوں کے اجاگر ہونے سے ان میں وہ اہلیت پیدا ہوگی جو انہیں اپنی عظیم تر ذمہ داریاں ادا کرنے کے قابل بنائے گی اور وہ اسلام کو ملنے والی عظیم فتوحات کو نہ صرف بچشم خود دیکھیں گے بلکہ ادائے فرض کی بناء پر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بھی سرخرو ٹھہریں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

گناہوں کا منبع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ایسی خصلتوں کی نشاندہی فرمائی ہے جن سے تمام گناہ پھوٹتے ہیں۔ یہ خصلتیں گویا ہر قسم کے گناہوں کے حق میں منبع کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آنحضورؐ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ ابتداء میں گناہوں کا آغاز اسی سہ جہتی منبع سے ہوا۔ چنانچہ دنیا میں جتنے بھی گناہ انسانوں سے سرزد ہوتے ہیں ان کی جڑ انہی تین بُرے خصائل میں سے ایک خصلت ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"ثَلَاثٌ اَصْلُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ فَاتَّقُوْهُنَّ وَاحْذَرُوْهُنَّ اِيَّاكُمْ وَالْكِبْرَ فَاِنَّ اِبْلِيْسَ حَمَلَهُ الْكِبْرُ عَلٰى اَنْ لَّا يَسْجُدَ لِاٰدَمَ وَاِيَّاكُمْ وَالْحِرْصَ فَاِنَّ اٰدَمَ حَمَلَهُ الْحِرْصُ عَلٰى اَنْ اَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ ابْنَيْ اٰدَمَ اِنَّمَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ حَسَدًا۔"

یعنی تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر نے ہی شیطان کو اس بات پر اُکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے۔ دوسرے حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی انسان کو درخت کھانے پر اکسایا۔ تیسرے حسد سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔

اس سے ظاہر ہے تکبر، حرص اور حسد تین ایسی بُری خصلتیں ہیں جن سے بچے بغیر انسان گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ رہ ہی نہیں سکتا۔ اور اگر ان خصلتوں سے بچا رہے تو گناہوں سے بچنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

سب گناہوں سے بڑا گناہ

جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبر، حرص اور حسد کو تمام گناہوں کا منبع قرار دیا ہے وہاں اس منبع سے پھوٹنے والے گناہوں میں سے تین گناہوں کو سب گناہوں سے بڑے گناہ ٹھہرایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث جس میں حضورؐ نے وہ تین گناہ گنوائے جو گناہوں میں سے اکبر الکبائر شمار کئے جانے کے قابل ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ کی روایت کے بموجب ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کرکے فرمایا:-

"اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ ثَلَاثًا۔ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ۔ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔"

(بخاری کتاب الادب)

یعنی کیا میں تمہیں گناہوں میں سے سب سے بڑے گناہ کے متعلق نہ بتاؤں۔ یہ سوال آپؐ نے تین دفعہ دُہرایا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا: (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا۔ اُسوقت آپؐ تکیہ سے سہارا لگائے ہوئے تھے۔ آپؐ جوش میں اُٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا (۳) دیکھو جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ یہ الفاظ آپؐ بڑے جوش سے بار بار دُہراتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمارا دل چاہا کہ کاش آپ خاموش ہو جائیں۔

الغرض اشراک باللہ، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی بات و جھوٹی گواہی سب گناہوں سے بڑے گناہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبریائی صرف خدا کے واسطے ہے

مکرم شفیق احمد صاحب طاہر۔ وکالت تبشیر ربوہ

ہمارے سیدومولیٰ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک محفل میں فرمایا۔ اے مومنو! تکبر سے بچو کیونکہ جس فرد بشر کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا اس کا جنت میں داخل ہونا ممکنات میں سے نہیں (ترمذی) ہمارے سیدومولیٰ کے منہ سے نکلا ہوا یہ فرمان اپنی اہمیت کے اعتبار سے بہت ہی قابل غور ہے۔ جب بھی کسی دل میں تکبر پیدا ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی بعض لوگوں سے متعلق حقارت۔ نفرت اور عداوت کے جذبات پیدا ہوں گے اور متکبر انسان اپنے قول یا فعل سے نفع رساں وجود بننے کی بجائے ضرر رساں وجود بن جاتا ہے اس کے عمل سے لوگوں کے شیشہ دل کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ متکبر انسان غیروں کے نقائص کی جستجو کرتا ہے دراصل سارے انسان ہی خطا کار ہیں اور گناہ گاروں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی کی کمزوری اور عیب پر انگلی اٹھا سکیں۔

اسلام ہمیں عاجزی کی راہوں پر گامزن رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ متعدد آیات میں ابن آدم کی توجہ اس طرف مبذول کرتا ہے تاکہ کسی دل کو تکبر کی سنگلاخ چٹان سے ٹھوکر نہ پہنچے فرمایا:۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا

کہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے

پھر فرمایا:۔ خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝

ہم نے تمہیں ذلیل اور بے حیثیت پانی سے پیدا کیا ہے۔

ایسی پاک تعلیم کی موجودگی میں کسی شخص کو حقیر اور کمتر سمجھنا بہت بڑے خسارہ اور گناہ کا موجب ہے۔ اس کے برعکس ہمارا فرض ہے کہ انسان ہونے کے اعتبار سے نہ صرف مسلمانوں کا بلکہ تمام مذاہب کے پیروکاروں اور بد مذہب اور لا مذہب والوں کا احترام اور عزت و تکریم کریں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو غزوۂ احزاب کے موقع پر کفار کے ایک بہادر جنگجو لیڈر کی لاش کے احترام کا بھی پورا خیال رکھا کفار کو اپنے عظیم لشکر کے باوجود یہ ہمت نہیں پڑتی تھی کہ وہ نوفل کی لاش آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر اٹھا سکیں کفار نے التجا کی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی لاش کے عوض ایک سو اونٹ لیکر اسے خندق سے لے جانے کی اجازت دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تکریم انسانیت کی وجہ سے اپنے ظالم اور لاچار دشمن کی بے کسی سے فائدہ نہ اٹھایا اور عنایت خسروانہ فرماتے ہوئے کہا۔

"ہمیں مردہ لاش کی قیمت وصول کرنے کی ضرورت نہیں تم یہ لاش بے خطر لے جاؤ"

("تاریخ اسلام جلد اوّل مؤرخ غلام قادر فصیح)

قرآن مجید نے عمومی طور پر یہ حقیقت بیان فرمائی ہے کہ ہر انسان وہ یہودی ہو یا عیسائی ہندو ہو یا بدھ۔ زرتشتی ہو یا تاؤ ازم کا ماننے والا۔ دہریہ ہو یا بد مذہب۔۔۔ واجب الاحترام ہے۔ کمزور سے کمزور انسان میں بہت سی باتیں قابل تعریف ہوتی ہیں۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ

یعنی آدم کے سبھی بیٹے بیٹیاں صاحب تکریم ہیں کیسی جامع تعلیم ہے قرآن مجید کی بھی کہ ایک جگہ فرما دیا کہ تمام انسان کمزور اور عاجز ہیں تاکہ کسی انسان کے دل میں تکبر پیدا نہ ہو اور دوسری جگہ فرما دیا کہ بنی آدم واجب الاحترام ہیں تاکہ ایک بھائی دوسرے بھائی کو ذلیل۔ حقیر اور کمتر نہ سمجھے۔ العیاذ باللہ۔ تکبر کے ساتھ ساتھ انسانی طبیعت عیب جوئی اور غیبت کی طرف بھی مائل ہو جاتی ہے۔ ایک انسان اس علت کی وجہ سے اپنی زبان یا تحریر یا عمل سے اپنے ماحول میں بسنے والوں کو اپنے ماتحتوں۔ ہم عصروں اور ہم جلیسوں کو دکھ پہنچاتا ہے۔ روحانی اعتبار سے تو اس کا نقصان واضح ہے۔ لیکن دنیوی اعتبار سے بھی اسکے خطرناک نتائج ظاہر ہوتے ہیں عیب چینی کی وجہ سے انسان بہت سے کارآمد اور مفید اور لائق انسانوں کے تعاون سے محروم رہ جاتا ہے بہت سے انسان اسلئے تکلیف برداشت کرتے ہیں کہ انکی اپنی خاص طبیعت یہ تکالیف ان کی راہ میں لاکھڑا کرتی ہے۔

ابراہام لنکن کی زندگی میں ایک ایسا موڑ آیا جب کہ وہ اپنے ایک جرنیل سے بجد ناراض تھا اور یکم جولائی ۱۸۶۳ء میں GETTYBURG کی جنگ جاری تھی۔ لنکن کے حامیوں کا بے پناہ جانی نقصان ہو چکا تھا۔ ۴ جولائی کو دشمن کی فوج کو پسپا ہونا پڑا۔ دشمن فوج کا جرنیل LEE اپنی ہاری ہوئی جمعیت کو لیے بھاگا جا رہا تھا۔ انہیں خوف تھا کہ ابراہام لنکن کا جرنیل (Meade) ان کے تعاقب میں کسی لمحہ بھی یلغار کر سکتا ہے جب LEE بچتا بچاتا POTOMAC مقام پر پہنچا تو آگے اس نے راستہ مسدود پایا۔ دریا بارشوں کی کثرت کی وجہ سے طغیانی پر تھا اور اسے عبور کرنے کی کوئی صورت نہ تھی ابراہام لنکن نے ان حالات میں ایک خاص آدمی کے ذریعہ جنرل میڈ کو حکم بھجوایا کہ فوراً (LEE) پر حملہ کردو۔ وہ اسوقت بے سروسامان ہے اس کی شکست ہماری فتح کو قریب تر کر دے گی"

جنرل میڈ نے اس فوری حکم پر عمل کرنے کی بجائے بذریعہ تار عذر پیش کیا کہ موجودہ حالات میں حملہ ممکن نہیں۔ ابراہام لنکن کو اس سنہری موقع کے ضائع ہو جانے اور اپنے جنرل کی نافرمانی اور سرکشی پر غصہ بھی آتا تھا اس غیض و غضب میں جنرل LEADE کے نام ایک خط لکھا "مجھے افسوس ہے کہ تم نے فریق مخالف کے حالات کا پورا اندازہ نہیں لگایا تمہاری ذرا سی حرکت دشمن کو پامال کر سکتی تھی۔ لیکن تمہاری سستی کی وجہ سے اب جنگ لمبی ہو جائے گی۔ اور ناحق خون بہیگا۔ اگر تم موجودہ آسان ترین صورت حال میں دشمن پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکے تو تم سے آئندہ بڑی لڑائی میں کونسی بھاری امید کی جا سکتی ہے تم نے سنہری موقع ضائع کر دیا ہے اور تمہاری اس حرکت سے مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے"

"HOW TO WIN FRIENDS" P.38

یہ خط گو ضبط تحریر میں تو آیا لیکن MEADE تک کبھی نہ پہنچا اور ابراہام لنکن کی وفات پر اسکی دراز میں سے ہی نکلا۔ کیونکہ اس میں جرنیل پر سخت تنقید کی گئی تھی اور ایسا خط وصول کرنے کے بعد وہ یقیناً دل چھوڑ بیٹھتا یا کم از کم ابراہام لنکن کے لئے اس کا وجود کارگر ثابت نہ ہوتا۔ اس لئے خط لکھنے کے بعد ابراہام لنکن نے اپنے جذبات پر قابو پایا اور خط پوسٹ کرنے کی بجائے اپنی دراز میں بند کر دیا۔

ابراہام لنکن نے ضرور یہ سوچا ہوگا کہ جن معاملات میں جنرل میڈ ہے میں نہیں ہوں جتنا خون بہتے ہوئے اس نے دیکھا ہے میں نے نہیں دیکھا جتنے زخم اس نے کھائے ہیں میں نے نہیں کھائے خدا اسکے حالات میرے حالات سے مختلف ہیں ممکن ہے اُن حالات میں میں بھی وہی کرتا جو میرے جرنیل نے کیا ہے۔ ابراہیم لنکن نے بارہا اپنے جرنیلوں سے چشم پوشی کی اس کا اصول یہی رہا کہ کسی کی غیبت اور عیب چینی نہیں کرنی اور بالآخر وہ امریکہ کا پہلا صدر منتخب ہوا

یہ تعلیم تو اسلامی تعلیم ہے اگر ہم بھی خلوص نیت سے اس پر عمل کریں تو نہ صرف دنیوی طور پر بلکہ روحانی طور پر بھی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں۔

BENJAMIN FRANKLAIN بنجامن فرینکلن امریکہ کا ایک عام نوجوان تھا جس کا کام نوجوانوں کی طرح مار دھاڑ کرنا پینا اور جھگڑا فساد کرنا تھا وہ ایک دوسرے کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتا ایک کی برائی دوسرے کے پاس کرتا اور دشمنی کو ہوا دیتا اچانک اس کی زندگی میں ایک انقلاب پیدا ہوا اور وہ امریکہ کی محبوب اور مقبول ترین شخصیت کا کردار ادا کرنے لگا۔ اس کی کامیابی کی کیا وجہ تھی؟ اسکے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔ اس نے کہا۔

I WILL SPEAK ILL OF NO MAN, AND SPEAK ALL THE GOOD I KNOW OF EVERY BODY--

"میں کسی شخص کی برائی کا کبھی بھی ذکر نہیں کروں گا اور ہر ایک شخص کی ساری اچھی باتوں کی خوب تشہیر کروں گا"

بالآخر یہ شخص فرانس میں امریکہ کا سفیر نامزد کیا گیا۔ اور اس نے اپنے ملک کی خوب خدمت کی کارلائل (Carlyle) نے ایک بار کہا کہ بڑے انسانوں کی بڑائی کا اندازہ میں اس بات سے کرتا ہوں کہ وہ اپنے ماتحتوں سے کیسا سلوک کرتے ہیں

قرآن مجید نے انسانی مدارج کا ذکر جن حسین الفاظ میں فرمایا ہے وہ بے نظیر ہیں فرمایا

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

یعنی بڑائی اور چھوٹائی عہدوں، رنگوں دولت کے ذخائر یا حسن و وجاہت یا ذاتوں اور خاندانوں کی وجہ سے نہیں بلکہ بڑا وہ ہے جو اللہ کی نظر میں متقی ہے معزز وہ ہے جو اللہ کی نظر میں معزز ہے خدا تعالیٰ نے اپنے پاک اور محبوب کی یہ صفت بیان فرمائی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝

کہ وہ زمین پر عاجزی اور انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو اللہ کے بندے انہیں پسندیدہ بات کہتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ اور تو لوگوں سے غیض و غضب کی حالت میں گال پھلا کر بات نہ کر اور زمین میں اکڑ کر نہ چل خدا تعالیٰ متکبر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا (لقمان آیت ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مرزا محمد حسین صاحب "چٹھی مسیح" کی یاد میں

(مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ)

حضرت والد صاحب ان خوش نصیب افراد میں سے تھے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آپ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت اولیٰ کا قیام عمل میں آیا تو آپ فوراً حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے خلافت سے وابستہ ہو گئے اور یہی طرز عمل آپ کا خلافت ثانیہ اور خلافت ثالثہ کے قیام کے وقت تھا۔ آپ ساری زندگی خلافت سے وابستہ رہے۔

حضرت والد صاحب مرحوم حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ کے فرزند تھے۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ ایک مشہور پنجابی شاعر تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ نے اپنی شاعری کو تبلیغ کا ذریعہ بنایا۔ بہت سی تبلیغی نظمیں لکھیں۔ آپ نے ایک نظم علماء زمانہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام ایک چٹھی کے رنگ میں لکھی اور اس کا نام آپ نے "چٹھی مسیح" رکھا۔ یہ نظم اتنی مشہور ہوئی کہ آپ ساری جماعت میں "چٹھی مسیح" کے نام سے مشہور ہو گئے۔ حضرت والد صاحب جب بسلسلہ ملازمت قادیان سے باہر تشریف لے گئے تو آپ نے بھی سہولت کی خاطر اپنے نام کے ساتھ "چٹھی مسیح" کے الفاظ کا اضافہ کر لیا۔ اس طرح تعارف میں آسانی ہو گئی۔

حضرت والد صاحب کے چار فرزند تھے۔ آپ سے قبل ہمارے اجداد میں سے ہر ایک کے ہاں ایک ہی فرزند پیدا ہوتا چلا آیا تھا۔ چنانچہ دادا جان بھی اپنے والد مرزا غلام قادر صاحب کے اکلوتے فرزند تھے مگر احمدیت کی برکت سے حضرت دادا جان کے ہاں چار فرزند پیدا ہوئے۔ آپ کے سب سے بڑے فرزند کا نام مرزا عبدالکریم صاحب تھا جو ۱۹۶۸ء میں فوت ہو گئے۔ دوسرے نمبر پر والد صاحب تھے۔ تیسرے فرزند مرزا احمد علی صاحب نوجوانی کے عالم میں ۱۹۱۵ء میں اور چوتھے فرزند نذیر حسین بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ تینوں بھائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے اور صحابہ میں ان کا شمار ہوا۔ حضرت والد صاحب کی ایک بہن بھی تھی جو نہ صرف خود صحابیہ تھیں۔ بلکہ ان کے خاوند میاں محمد بخش صاحب انسپکٹر پولیس بھی صحابی تھے اور ۳۱۳ صحابہ میں ان کا نام درج ہے۔ تایا جان مرزا عبدالکریم صاحب کی اہلیہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ بھی صحابیہ تھیں ان کی وفات جون ۱۹۷۴ء میں ہوئی۔

حضرت والد صاحب کی پیدائش ۱۸۸۱ء کے قریب ہوئی۔ تایا جان حضرت مرزا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سے تین سال بڑے تھے۔ حضرت والد صاحب بچپن میں ہی اپنی والدہ کے سایہ سے محروم ہو گئے تھے۔ بیعت کے سلسلہ میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے بڑے بھائی مرزا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ (جو ریلوے ہسپتال لاہور میں ملازم تھے) کے پاس رہا کرتا تھا ۱۸۹۲ء یا ۱۸۹۳ء کی بات ہے ان دنوں ہم سید مٹھا بازار میں واقع ایک مسجد میں نماز پڑھنے جایا کرتے تھے۔ وہاں ایک احمدی مولوی غلام حسین صاحب تھے وہ ہمیں تبلیغ کیا کرتے۔ ان کی تبلیغ سے ہم دونوں بھائی احمدیت کے دل سے قائل ہو گئے۔

لیکن ہمیں یہ علم نہ تھا کہ بیعت کرنا بھی ضروری ہے۔ ۱۹۰۱ء میں والد صاحب سے گفتگو کے دوران علم ہوا کہ بیعت بہت ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر موضع ترگڑی سے ہی بیعت کا خط تحریر کر دیا اور پھر ۱۹۰۲ء کے جلسہ سالانہ پر قادیان جا کر دستی بیعت کا شرف بھی حاصل کر لیا۔

حضرت والد صاحب مرحوم نے ترگڑی کے قریب ایک گاؤں "میکے والا" میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ پرائمری میں آپ نے وظیفہ حاصل کر لیا۔ لیکن بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ مشن سکول گوجرانوالہ کے ہیڈ ماسٹر (جو حضرت دادا صاحب کے ملنے والوں میں سے تھے) کی تحریک پر آپ کو مشن سکول گوجرانوالہ میں داخل کیا گیا۔ لیکن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ (اس وقت آپ ابھی خلیفہ نہیں بنے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بابرکت دور تھا) کے اظہار ناپسندیدگی کی وجہ سے حضرت دادا جان رضی اللہ عنہ نے آپ کو مشن سکول سے ہٹا کر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا تا آپ دینی تعلیم حاصل کریں۔ ۱۹۰۵ء میں زلزلہ کے دوران آپ قادیان میں ہی تھے۔ اسی زمانہ میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کا موقعہ ملا۔ آپ حضور کے پاس بیٹھ کر پنڈلیاں دبایا کرتے۔

جوانی کے ایام میں حضرت والد صاحب کو کبڈی کا بڑا شوق تھا۔ آپ بڑی اچھی صحت کے مالک تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے کبڈی کا اتنا شوق تھا کہ میں روزانہ چھ میل پیدل چل کر گوجرانوالہ جاتا اور کبڈی کھیل کر پیدل ہی واپس آتا۔ نوے سال کی عمر میں بھی آپ گھر سے نکل کر کئی کئی میل پیدل چلتے۔ میں اکثر کہا کرتا کہ آپ آرام کریں مگر فرماتے اب ایک ہی دفعہ آرام کریں گے۔ میں نے کئی بار آپ کو یہ دعا کرتے دیکھا کہ خدایا مجھے اسی طرح چلتے پھرتے ہی اٹھا لینا۔ آپ مجھے بھی یہ تلقین فرماتے کہ ورزش ضرور کیا کرو۔ دوڑنے کی مشق کرو اور تیرنا سیکھو۔

جنگ عظیم اول کے دوران آپ فوج میں بھرتی ہو گئے اور فوجی خدمات کے سلسلہ میں آپ کو رنگون، برما، بصرہ اور بغداد وغیرہ جگہوں پر رہنے کا موقعہ ملا۔ آپ حضرت حاجی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ آف کراچی کی تحریک پر فوج میں شامل ہوئے۔ حاجی صاحب مرحوم کے ساتھ آپ کو بہت ہی محبت تھی۔

۱۹۶۸ء میں حضرت حاجی صاحب فوت ہو گئے اور اس سے دوسرے دن حضرت تایا جان وفات پا گئے۔ ان کے صدمات نے والد صاحب کی کمر توڑ دی اور اس کے بعد آپ کی صحت گرتی چلی گئی۔ جنگ عظیم سے فارغ ہو کر آئے تو مختلف جگہوں پر آپ ملازمت کرتے رہے۔ جنگ عظیم ثانی میں آپ دوبارہ بھرتی ہو گئے۔ فوجی اور سول ملازمت کے دوران آپ جب بھی کہیں گئے آپ کی یہی کوشش ہوتی تھی کہ وہاں کے احمدی احباب سے تعارف کریں کئی جگہوں پر آپ نے جماعت کو منظم کیا۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اس سلسلہ میں آپ نے بسا اوقات اپنے افسران کی ناراضگی بھی مول لی۔ جماعتی کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیتے۔ احمدی احباب کے گھروں میں جاتے۔ ان کے حالات سے آگاہی حاصل کرتے۔ اس لئے اکثر ملنے والے آپ کے مداح تھے

(باقی)

قیادت ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام تربیتی کلاس

مورخہ ۲۱ر ستمبر کو مسجد احمدیہ چوہڑکانہ میں قیادت ضلع شیخوپورہ کے تحت تربیتی کلاس منعقد ہوئی جس میں ۲۵ر خدام اور ۲۰ اطفال نے شمولیت کی۔

اجلاس کی کارروائی صبح ۱۱ بجے مکرم رائے عبدالغفور صاحب نائب قائد ضلع شیخوپورہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت، نظم اور اجتماعی دعا کے بعد جو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے کرائی۔ مکرم تنویر احمد صاحب ڈار نے خدام کو نماز سادہ اور مکرم رشید احمد صاحب شاد نے وفات مسیح۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور امکان نبوت کی ایک ایک قرآنی دلیل یاد کروائی۔

نماز ظہر و عصر کے بعد کلاس کی دوسری نشست شروع ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شیخ احمد علی صاحب نے یوم دفاع اور جماعت احمدیہ کی خدمات کے موضوع پر اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نماز باجماعت کی اہمیت پر تقریر کی نیز آپ نے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے کے متعلق خدام کو تلقین کی۔ اس کے بعد خدام و اطفال کے ورزشی مقابلے ہوئے تقسیم انعامات کے بعد اجتماعی دعا پر مبارک تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

نائب قائد ضلع شیخوپورہ

بقیہ صفحہ ۳

سچ ہے کہ

وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اسکی عالی بارگاہ تک خود پسندوں کو
(درثمین)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"انبیاء میں بہت سے ہنر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہنر "سلب خودی" کا ہے۔ ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۸۱)

اسی طرح فرمایا۔

"متکبر خدا تعالیٰ کے تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے پس اس قبیح خصلت سے ہمیشہ پناہ مانگو۔۔۔۔ فروتنی کرنے والا ہی خدا تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں اگرچہ ایسی تھیں کہ تمام انبیائے سابقین میں ان کی نظیر نہیں ملتی مگر آپ کو خدا تعالیٰ نے جیسی جیسی کامیابیاں عطا کیں آپ اتنی ہی فروتنی اختیار کرتے گئے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص آپ کے حضور پکڑ کر لایا گیا۔ آپ نے دیکھا تو بہت کانپتا تھا اور خوف کھاتا تھا۔ مگر جب وہ قریب آیا تو آپ نے نہایت نرمی اور لطف سے دریافت فرمایا کہ تم ایسے ڈرتے کیوں ہو؟ آخر میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں اور ایک بڑھیا کا فرزند ہوں۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۷۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی تقلید میں ہمارا بھی فرض ہے کہ اپنے آپ کو ہیچ محض سمجھیں اور آستانہ الٰہی پر گرے رہیں اور ہمیشہ اس سے بخشش طلب کرتے رہیں۔ کیونکہ عاجزی کی راہیں خدائے ذوالجلال کو بہت پسند ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ

(نگران دارالاقامۃ النصرۃ۔ ربوہ)

مکرم شیخ خادم حسین صاحب ربوہ	.. — ۵ روپے
" ناصر احمد صاحب راولپنڈی	.. — ۱۰ روپے
" ایم زیڈ احمد صاحب ڈھاکہ	.. — ۵۰ روپے
" چوہدری محمد اصغر صاحب پی اے الف	.. — ۵۰ روپے
مکرمہ بیگم صاحبہ کمانڈر عبداللطیف صاحب لاہور	.. — ۲۰ روپے
مکرم قمر احمد صاحب دارالرحمت وسطی	.. — ۵۰ روپے
" عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی	.. — ۱۲ روپے
" رانا مبارک احمد صاحب "	.. — ۱۳ روپے
جماعت احمدیہ کوئٹہ	.. — ۵۰ روپے
مکرم حاجی نسیم الحق صاحب	.. — ۱۰ روپے
جماعت احمدیہ کراچی	۷۹ — ۳۰۰ روپے
مکرم منیر احمد صاحب سول جج	.. — ۶۰ روپے
مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	.. — ۱۵ روپے
مکرم عبدالستار صاحب بیکرڈی مال	.. — ۱ روپے
نصرت کلاتھ سٹور	.. — ۵ روپے
مکرم حاجی محمد یعقوب صاحب	.. — ۱۰ روپے
" محمد امین صاحب	.. — ۹۱ روپے
جماعت احمدیہ اسلام آباد	.. — ۱۸ روپے
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مولوی بشارت احمد صاحب	.. — ۱۰۰ روپے
مکرم نذیر احمد صاحب سولنگی	.. — ۵ روپے
" مظفر احمد صاحب	.. — ۴۰ روپے
" خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار	.. — ۵ روپے
" چوہدری شریف احمد صاحب	۵۰ — ۱۴ روپے
" مولانا ابوالعطاء صاحب	.. — ۵ روپے
" چوہدری محمد ابراہیم صاحب	.. — ۱۰ روپے
" محمد عاشق صاحب	.. — ۱۴ روپے
" محمد اللہ صاحب کارکن دفتر تعمیر	.. — ۲ روپے
" ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ	.. — ۵ روپے
جماعت احمدیہ لائل پور	۸۰ — ۱۸۲ روپے
مکرم بریگیڈیر نصیر احمد شاہ صاحب	.. — ۲۰ روپے
" لعل احمد خان صاحب	۵۰ — ۱۸ روپے

بازیافتہ نقدی

۱۔ مورخہ ۲۳/۹/۷۱ کو رحمت بازار سے کچھ نقدی ملی ہے۔ جس دوست کی ہو وہ خاکسار سے حاصل کرلے۔

(عبداللطیف کارکن مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

لاہور کے احباب الفضل روزنامہ کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ میاں صاحب عطاء الرحمٰن صاحب ابن ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نگران ایجنسی لاہور سے حاصل کریں پرچہ گھر پہنچانے کا معقول انتظام ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

نوٹس برائے داخلہ

مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی لائل پور

یونیورسٹی ہذا کے مختلف شعبوں میں فنی ماہرین کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل کورس مندرجہ ذیل تواریخ میں منعقد ہوں گے۔ خواہش مند خواتین و حضرات مقررہ تاریخ پر محکمہ شارٹ کورسز ادارہ تعلیم و توسیع زراعت زرعی یونیورسٹی جیل روڈ متصل اسلام نگر لائل پور تشریف لائیں یا پہلے سادہ کاغذ پر عرضی تحریر کر کے بھیج دیں اگر ممکن ہو سکا تو مردوں کو کنال ہال زرعی یونیورسٹی ہذا میں دو روپیہ فی ماہ کے عوض قیام کی سہولت بھی دی جائے گی۔

نمبر شمار	نام کورس	شعبہ	تاریخ	مدت	تعلیم	فیس
	مردوں کے لئے					
۱	فارم گائیڈ کی تربیت	ڈویژن تعلیم و توسیع زراعت	۲۲/۱۲/۷۱	دس دن	طلباء	کوئی فیس نہیں
	عورتوں کے لئے					
۲	مرغبانی کے عملی طریقے	مرغبانی	۱۸/۱۰/۷۱	دس دن	پڑھ لکھ سکے	دو روپیہ

عبدالحمید خان ڈائریکٹر ڈویژن آف تعلیم و توسیع زراعت

اعلانات نکاح

۱۔ مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو وزیر آباد میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:۔

۱۔ مکرم میاں رشید احمد صاحب ابن مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد کا نکاح ہمراہ عزیزہ آنسہ صاحبہ بنت مکرم میاں اکبر علی صاحب بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر

۲۔ مکرم میاں نصیر احمد صاحب ابن مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد کا نکاح ہمراہ عزیزہ مسرت صاحبہ بنت مکرم میاں اکبر علی صاحب بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر

۳۔ مکرم میاں مبشر احمد صاحب ابن مکرم میاں برکت علی صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ نسیم صاحبہ بنت میاں اکبر علی صاحب بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر۔

اعلان نکاح کے وقت احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر احمدی احباب بھی موجود تھے محترم مولانا نے خطبہ نکاح میں نکاح کی اہمیت پر زور دیا اور تلقین فرمائی کہ اس موقع پر رسوم سے پرہیز کیا جائے اور سنت نبویہ کو رائج کیا جائے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ (محمد الدین شاہد مربی سلسلہ مقیم وزیر آباد)

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کیلئے بہترین تحفہ
مردوں عورتوں سب کے لئے یکساں مفید قیمت فی شیشی سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۶

درخواست دعا

خاکسار کی پھوپھی زاد بہن میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال لائل پور میں سخت بیمار ہے احباب کرام سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالماجد سیکنڈری ایریا۔ ربوہ)

ھوالشافی
"ایک صاحب ۶۹ سالہ کو کمر درد کی شدید تکلیف نصف سال سے تھی۔ امرتسر سے علاج کرایا گیا دور نہ ہوتی تھی PAINS CURE (پینز کیور) دوا ۲ سے آرام آگیا"
اقتباس خط جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مؤلف اصحاب احمد" قادیان
درد کی دوا پینز کیور کے علاوہ بواسیر خونی و بادی ہر قسم کے لئے پائلز کیور دمہ کے لئے استھما کیور لاعلاج پرانے سر درد کے لئے HEADACHE CURE پائیوریا (ماسخورہ) کے لئے پائیوریا کیور اور دانتوں کے گھن کے لئے CARIES CURE کے چار کیپسولز بفضلہ تعالیٰ کافی ہیں قیمت ۱۰/- آزمائشی دوا صرف ۱/- خرچ ڈاک ۵۰۔ آپ کیور ہومیو میڈیکل کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد نوے فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے کورس ۹۰ گولی ۲۰ روپے دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے نوجوانوں میں اسلام کی حقیقی رُوح جلوہ گر ہونی چاہئیے

میانہ روی اور حکمت سے کام لینا قومی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"میں نے متواتر جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ نئی نسلیں جب تک اس دین اور ان اصول کی حامل نہ ہوں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے مامور دنیا میں قائم کرتے ہیں۔ اس وقت تک اس سلسلہ کا ترقی کی طرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم نہیں اُٹھ سکتا۔ بے شک ترقی ہوتی ہے مگر اس طرح کہ کبھی ترقی ہوئی اور کبھی رُک گئی کبھی بڑھ گئے اور کبھی رخنہ واقعہ ہو گیا اس طرح وہ الٰہی سلسلہ پہاڑوں کی طرح اونچا نیچا ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن بہرحال رخنہ بری چیز ہے۔ کوئی اچھی چیز نہیں اور ہمیں اس کو جلد سے جلد دُور کرنا چاہئیے مگر یہ رخنے آج ہم میں ہی پیدا نہیں ہوئے۔ پہلی قوموں اور پہلے زمانوں میں بھی موجود تھے جن کو نظر انداز کرتے ہوئے بعض لوگ ہماری جماعت پر یہ اعتراض کر دیا کرتے ہیں کہ اگر یہ الٰہی سلسلہ ہے تو اس میں فلاں نقص کیوں ہے حالانکہ یہ باتیں پہلے زمانوں میں بھی تھیں ....

مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ ان چیزوں کو قائم رکھا جائے بلکہ ہمیں ان امور کی اصلاح کا فکر کرنا چاہئیے۔ اور وہ اصلاح اسی رنگ میں ہو سکتی ہے کہ نوجوانوں کو اس امر کی تلقین کی جائے کہ وہ اپنے اندر ایسی رُوح پیدا کریں کہ اسلام اور احمدیت کا حقیقی مغز انہیں میسر آجائے۔ اگر ان کے اندر اپنے طور پر یہ بات پیدا ہو جائے تو پھر کسی حکم کی ضرورت نہیں رہتی۔ حکم دینا کوئی ایسا اچھا نہیں ہوتا دنیا میں بہترین مصلح وہی سمجھا جاتا ہے جو تربیت کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں ایسی روح پیدا کر دیتا ہے کہ اس کا حکم ماننا لوگوں کے لئے آسان ہو جاتا ہے وہ اپنے دل پر کوئی بوجھ محسوس نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم باقی الہامی کتب پر فضیلت رکھتا ہے اور الہامی کتابیں تو یہ کہتی ہیں کہ یہ کرو اور وہ کرو مگر قرآن یہ کہتا ہے کہ اس لئے کرو۔ اس لئے کرو گویا وہ خالی حکم نہیں دیتا بلکہ اس حکم پر عمل کرنے کی انسانی قلوب میں رغبت بھی پیدا کر دیتا ہے تو سمجھانا اور سمجھا کر قوم کے افراد کو ترقی کے میدان میں اپنے ساتھ لئے جانا یہ کامیابی کا ایک اہم گُر ہے اور قرآن کریم نے اس پر خاص زور دیا ہے چنانچہ سورۃ لقمان میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے جو نصیحتیں بیان کی گئی ہیں۔ اُن میں سے ایک نصیحت یہ ہے کہ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ۔ کہ تمہارے ساتھ چونکہ کمزور لوگ بھی ہوں گے اس لئے ایسی طرز پر چلنا کہ کمزور رہ نہ جائیں بے شک تم آگے بڑھنے کی بھی کوشش کرو مگر اتنے تیز بھی نہ ہو جاؤ کہ کمزور طبائع بالکل رہ جائیں۔ دوسرے جب بھی تم کوئی حکم دو محبت پیار اور سمجھا کر دو۔ اس طرح نہ کہو کہ ہم یوں کہتے ہیں بلکہ ایسے رنگ میں بات پیش کرو کہ لوگ اسے سمجھ سکیں اور وہ کہیں کہ اس کو تسلیم کرنے میں تو ہمارا اپنا فائدہ ہے فاغضض من صوتک کے یہی معنے ہیں۔

گویا میانہ روی اور پر حکمت کلام یہ دو چیزیں مل کر قوم میں ترقی کی روح پیدا کیا کرتی ہیں اور پر حکمت کلام کا بہترین طریق یہ ہے کہ دوسروں میں ایسی روح پیدا کر دی جائے کہ جب انہیں کوئی حکم دیا جائے تو سننے والے کہیں کہ یہی ہماری اپنی خواہش تھی یہی وقت ہوتا ہے کہ جب کسی قوم کا قدم ترقی کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر جب امام کچھ کہے اور ماموم کچھ سمجھے امیر کوئی حکم دے اور مامور اس سے کوئی مطلب لے اور سمجھنے اور سمجھانے کی کشمکش جاری رہے وہ حکم دے۔ اور یہ کہے کہ مجھے پہلے اس کی غرض اور اس کا فائدہ سمجھا دیجئے اور جب سمجھایا جائے تو کہے میری سمجھ میں نہیں آیا تو ایسی صورت کبھی بھی قومی ترقی نہیں ہوتی۔ لیکن جب امیر اور مامور کے آپس میں ایسے تعلقات ہوں یا تربیت دماغی ایسی رنگ میں ہو چکی ہو کہ امیر جب کوئی حکم دے تو سب لوگ یہ سمجھیں کہ اس میں ہمارا فائدہ ہے اور یہی ہماری اپنی خواہش تھی تو اس وقت یقیناً وہ ترقی کر جاتی ہے۔" (مشعل راہ صفحہ ۱۱ تا ۱۳)

مقام اجتماع

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۸، ۹، ۱۰ اکتوبر ۷۱ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی جنوبی جانب باسکٹ بال گراؤنڈ سے متصل میدان میں منعقد ہو رہا ہے نماز جمعہ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ افتتاح فرمائیں گے۔

خدام کو ٹکٹ داخلہ مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو صبح سات بجے دفتر بیرون سے ملنے شروع ہو جائیں گے۔ تمام خدام وقت مقررہ پر مقام اجتماع میں پہنچ جائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گزارش!

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر کچھ وقت "ذکر حبیب" کے لئے رکھا جاتا ہے۔ جملہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گزارش ہے کہ اس موضوع پر اپنا بیان لکھ کر یا لکھوا کر بہت جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔ ایسے حضرات اگر خود اس اجتماع میں شریک ہو سکتے ہوں تو ضرور شریک ہوں ورنہ ان کا بیان پڑھ کر سنا دیا جائے گا۔ بشرطیکہ وقت میں گنجائش ہوئی۔

خاکسار حبیب اللہ
قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ، مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے جو ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ مرکز سے شائع ہوتا ہے۔ تربیت نفس کے لئے یہ رسالہ بے حد مفید ہے۔ احباب جماعت کو چاہئے کہ اس رسالہ کو خرید کر خود پڑھیں اور اپنے بچوں کو پڑھائیں اعلیٰ کاغذ اور عمدہ لکھائی کے باوجود سالانہ چندہ صرف آٹھ روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم عبد الوہاب صاحب ایم اے الیکٹ آنیرس ۲ سرگودھا بفضلہ تعالیٰ پی سی۔ ایس کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں چند دنوں تک انٹرویو ہو رہا ہے احباب کرام سے عزیز موصوف کی کامیابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن۔ ربوہ)

۲۔ (۱) خاکسار کی والدہ کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کو کامیاب بنائے آمین۔

(۲) خاکسار کے بھتیجے عزیزم طاہر احمد کو چند دن بخار آنے کے بعد اس کا ایک بازو اور ایک ٹانگ بے حس ہو گئے ہیں۔

عزیز موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد اللطیف کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بینک آف پاکستان
بہاول نگر